سپاس عقیدت

بخدمت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم

بر موقع کنونشن عظمت مدارس اسلامیہ، بمقام دار العلوم الاسلامیہ، چھتر دو میل، مظفر آباد، آزاد کشمیر

قاضی محمود الحسن اشرف، ممبر مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ، مہتمم دار العلوم اسلامیہ، چھتر دو میل، مظفر آباد

اَلحمدُللّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَن لَانبیَّ بَعدَہ، اَمَّا بَعدُفَاَعُوذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم٥

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم٥

یَرفع اللّٰہِ الذین آمنُوامِنکُم وَالَّذِینَ اُوتُو العِلمَ دَرَجات: اِنَّمایَخشٰی اللّٰہَ مِن عِبَادِہِ العُلَمَاءُ٥ صدق اللّٰہ العظیم:

انتہائی قابل صد احترام، حضرت صدر الوفاق: اراکین مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ذمہ داران مدارس و جامعات، ارباب علم و دانش: آج کا یہ غیر معمولی اجلاس وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کی تعمیل میں منعقد کیا گیا ہے۔ جسے مجلس عاملہ نے تمام صوبائی مراکز کے ساتھ آزاد کشمیر کے دار الحکومت میں بھی تجویز کیا تھا۔

معزز مہمانان گرامی: میں اپنی طرف سے اور آزاد کشمیر کے تمام مدارس اور علماء کی طرف سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ اور ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری پاکستان کے موقر ادارہ جات اور جامعات کے ذمہ داران، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اراکین کو سرزمین جہاد ہند آزاد کشمیر کے دار الحکومت مظفر آباد پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

حضرات گرامی: وارثان علوم نبوت کے اس اجتماع کے لیے دار العلوم الاسلامیہ چھتر دو میل مظفر آباد کے انتخاب پر میں ادارہ کے اساتذہ کرام اور عزیز طلباء کی طرف سے کلماتِ تشکر کے ساتھ آزاد کشمیر اور پاکستان کے تمام اکابرین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

مہمانان گرامی قدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان، آزاد کشمیر اور پاکستان کے آٹھ ہزار سے زائد مدارس و جامعات اور ان جامعات میں پڑھنے والے لاکھوں طلباء اور ہزاروں اساتذہ کا ایسا قابل فخر نظم ہے کہ جس کے ماضی کا تسلسل حضرت قاسم العلومؒ، حضرت شیخ الہندؒ، حضرت امام المحدثین سید انور شاہ کشمیریؒ، حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ و شیخ الاسلام حضرت عثمانیؒ سے ہوتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہؒ اور ان کے اولوالعزم احباب تک اور ان سے ہوتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانیؒ تک، ان سے ہوتے ہوئے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اور ان کے جلیل القدر اصحابؒ و رفقاء تک علم و عرفان تقویٰ وانابت الی اللہ، صدق و یقین، جرأت و بہادری، خوف خدا اور اتباع سنتِ مصطفیٰ و فکر آخرت اور تفقہ فی الدین سے عبارت ہے۔

یہی تسلسل مسجد نبوی کے صحن میں صفہ کے چبوترے پر تعلیم حاصل کرنے والے اصحابؓ رسولؐ سے ان مدارس دینیہ کے طلباء و اساتذہ کو پیوست کرتا ہے، وہ اصحابؓ رسولؐ جو امت کے لیے بمطابق وحی الٰہی "معیار حق" ہیں جنہیں زبان رسالت نے ہدایت کے ستارے قرار دیا جو اس نصاب کے اولین طلباء ہیں جو نصاب آج بھی مدارس اور جامعات میں مقصود بالذات کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ ان اولین طالبان علوم نبوت کا نصاب تعلیم، تلاوت قرآن کریم، تزکیہ نفس، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت پر مشتمل تھا جو وہ امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ سے حاصل کرتے تھے۔ ایسی حالت میں بجاطور پر کہا جاسکتا ہے مدارس اسلامیہ کا ماضی تابناک اور درخشاں ہے۔ جو پیغمبرانہ تعلیمات کا پر تو ہے۔ یہ وہ مدارس ہیں جہاں وحی الٰہی کی صداقتوں سے متصف ہو کر مخلوق خدا کا رشتہ خالق سے جوڑا جاتا ہے۔

حضرات گرامی قدر: پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا تھا جس کے لیے قرآن کریم کو دستور قرار دیا گیا تھا، اپنے قیام کے ساتھ ہی لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے تسلط میں تھا۔ اس تسلط کے باوجود از ہر ہند دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ اکابرین علماء اہلِ سنت نے پاکستان میں پیغمبرانہ تعلیمات کے ادارے قائم کیے اور تمام تر مشکل حالات، ناموافق ماحول کے باوجود قرآن و سنت کی شمع کو فروزاں کیے ہوئے ہیں۔ لارڈ میکالے کے معنوی ورثاء نے اعلانیہ اور خفیہ طریقے سے اس شمع کو گل کرنے کے لیے کبھی کمیشن بنائے، کبھی پُر کشش مراعات کی پیش کش کی، کبھی محکمہ اوقاف بنایا، لیکن بحمد اللہ تعالیٰ ان مراکز حقہ کو نہ تو ایوب کے مارشل لاء کا دبدبہ نقصان پہنچاسکا، بھٹو کی فسطائی جمہوریت ختم کر سکی اور نہ ضیاء الحق کا تحمل اور ترغیب اور نہ نواز شریف و بے نظیر کی شاطرانہ چالیں اس شمع کو بجھا سکیں اور بحمد اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں کبھی حضرت لاہوریؒ کی قیادت میں کبھی حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی سیادت میں، کبھی محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی امامت اور کبھی مفکر اسلام حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمودؒ کی صدارت میں علماء حق سینہ سپر رہے۔

حضرات گرامی قدر: ان اکابرین نے مدارس اسلامیہ کو کس ہمت و جرأت، شجاعت و پامردی، تدبر و حکمت کے ساتھ معاندین کے دستبرد سے محفوظ رکھا، اس کی دو مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

حضرت بنوریؒ کے دور میں جب وقت کے فراعنہ نے مدارس اسلامیہ کو کنٹرول کرنے کے لیے ہتھکنڈے شروع کیے تو حضرت بنوریؒ نے ایک موقع پر فرمایا:

"اگر مجھ سے حکومتی جبر نے مدرسہ چھین لیا تو میں دور دراز ایک اجڑی ہوئی مسجد میں جاؤں گا، مسجد کو جھاڑ و دوں گا اور دیہاتی بچوں کو اکٹھا کر کے نورانی قاعدہ سے قال اللہ اور قال الرسول کا آغاز کر دوں گا۔"

جب مسٹر بھٹو نے لارڈ میکالے کے نظام کے مقابلے میں پیغمبرانہ علوم و معارف کے مراکز کو ویران کرنا چاہا اور مدارس کو حکومتی لط میں لینے کا عزم کر لیا تو مفکر اسلام حضرت مفتی محمودؒ نے ایک موقع پر فرمایا:

"مدرسہ مکان اور بلڈنگ کا نہیں، استاد اور شاگرد کا نام ہے، مجھے اگر حکومتی جبر نے مدرسہ کی بلڈنگ سے غاصبانہ قبضہ کے ذریعے بے دخل کر دیا تو میں ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھ کر قال اللہ اور قال الرسول کا آغاز کروں گا اور طلباء اس بلڈنگ میں رہنے کے بجائے اس درخت کے زیر سایہ پڑھنا شروع کر دیں گے اور یوں ایک مدرسہ معرض وجود میں آجائے گا۔"

گرامی قدر وارثان علوم نبوت: ماضی میں ان ہدایت کے چشموں کو خشک کرنے کی کوشش ہوتی رہی۔ لیکن اللہ رب العزت نے ان ائی نشینوں کی حفاظت کی اور ان مدارس کے فیض کو پورے عالم میں عام کیا۔ اکابرین کے اس قافلے میں ماضی میں جدوجہد کرتے ہوئے

حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ العالی اگر نمایاں نظر آرہے تھے تو آج بھی اکابرین کی اس عظیم امانت، وفاق المدارس العربیہ کے امین اور صدر نشین کی حیثیت سے باوجود پیرانہ سالی اور ضعف کے کمربستہ ہیں۔

حضرات گرامی: مدارس اسلامیہ کو ماضی میں جو خطرات لاحق تھے، وہ ختم نہیں ہوئے، دشمن نئے انداز میں اس وقت نورِ حق کو ختم کرنا چاہتے ہیں بلکہ ان خطرات کو صلیبی جنگوں کا اعلان کرنے والوں کی تائید وسرپرستی حاصل ہے۔

حضرت صدر الوفاق اکابرین کی اس امانت کو محفوظ کرنے کے لیے کیسے ضعف وعلالت، اور پیرانہ سالی کے باوجود کوشاں ہیں؟ اس کی ایک مثال آج کے اس اجلاس میں دور دراز کا سفر ہے۔

مدارس اسلامیہ کی بقا اور تحفظ کے لیے میں آزاد کشمیر کے تمام مدارس اور علماء کرام کی طرف سے حضرت صدر الوفاق اور ان کے رفقاء کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے یقین دلاتا ہوں کہ اسلامی قدروں کی حفاظت اور مدارس اسلامیہ کی ترقی کے لیے آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔

حضرت علماء کرام! اس موقع پر آپ سے گزارش کروں گا کہ اکابرین نے جس بے سروسامانی کی حالت میں اشاعتِ دین کا کام کیا اسے پیش نظر رکھ کر قریہ قریہ، بستی بستی اشاعتِ دین کے کام کو عام کریں۔

جناب صدر گرامی قدر اور معزز مہمانان گرامی: آزاد کشمیر......اور مقبوضہ کشمیر میں اہل حق کے مدارس کی بہت بڑی تعداد ہے، آزاد کشمیر کے وفاق سے الحاق شدہ مدارس کی تعداد ایک صد سے زائد ہے جبکہ ان ملحق مدارس کی زیر نگرانی مختلف علاقوں میں قرآنی مکاتب کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے تاہم یہ کام ضرورت سے بہت ناکافی ہے...... علامہ انور شاہ کشمیری اور علامہ اقبال کے اس کشمیر کو اس وقت فکری طور پر شدید خطرات درپیش ہیں کہ عیسائی اس کشمیر کو حضرت عیسٰی کا مدفن قرار دے کے اپنے تسلط میں لینا چاہتے ہیں تو قادیانی اسے اپنا دار القرار بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ "بہائی" اور "لادین" بھی اس کشمیر کے حسن کو نوچنا چاہتے ہیں، بین الاقوامی این۔جی۔اوز کی بھی اس جنت نظیر پر یلغار ہے۔ ایسی حالت میں پاکستان کے ہزاروں علماء کرام سے حضرت صدر الوفاق کی وساطت سے گزارش ہے کہ وہ بھی توجہ اور سرپرستی فرماتے ہوئے دیہی علاقوں میں قرآنی مکاتب قائم کرنے کے لیے اپنے اپنے ادارہ جات کی طرف سے یا اپنے معاونین کی وساطت سے کفریہ طاقتوں کا راستہ روکنے کے لیے فکر فرمائیں۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر میں حضرت صدر الوفاق، تمام زعماء ملت کا مشکور ہوں کہ وہ اپنی گوناں گوں مصروفیات کے باوجود یہاں تشریف لائے، اس ادارہ، اس علاقہ کو رونق بخشی، میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ حضرات کے شایان شان استقبال اور اکرام کا اہتمام نہیں کیا جاسکا۔ اللہ تعالیٰ آمد پر اور تکالیف برداشت کرنے پر آپ کو بہتر اجر عطا فرمائے۔ (آمین یارب العلمین)

☆☆☆